49750 - رمضان المبارك ميں بيوى سے جماع كرنے كا حكم

سوال

كيا رمضان المبارك ميں بيوى سے نكاح كرنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ظاہر يہى ہوتا ہے كہ سائل كا نكاح سے مراد جماع ہے.

اور رمضان المبارك ميں بيوى سے جماع كى دو حالتيں ہيں: يا تو رات كے وقت ہو، يا پھر دن كے وقت.

رات كے وقت جماع كرنا مباح اور جائز ہے (اور رات غروب شمس سے ليكر طلوع فجر تك ہوتى ہے).

اسلام كے ابتدائى ايام ميں رمضان المبارك كى راتوں كو جماع سونے سے پہلے پہلے مباح اور جائز تھا، اور جب سو جائے تو اس پر جماع كرنا حرام تھا چاہے وہ طلوع فجر سے قبل بيدا ہو جائے، پھر اللہ تعالى نے اس حكم ميں تخفيف كر كے مطلقا رمضان كى راتوں ميں جماع مباح كر ديا، اس كى دليل فرمان بارى تعالى ہے:

روزے كى راتوں ميں اپنى بيويوں سے ہم بسترى كرنا تمہالے ليے حلال كيا گيا ہے، وہ تمہارا لباس ہيں اور تم ان كے لباس ہو، اللہ تعالى كو تمہارى پوشيدہ خيانتوں كا علم ہے، اللہ تعالى نے تمہارى توبہ قبول كر كے تم سے در گزر فرما ليا، اب تمہيں ان سے مباشرت كرنے، اور اللہ تعالى كى لكھى ہوئى چيز تلاش كرنے كى اجازت ہے، تم كھاتے پيتے رہو حتى كہ صبح كا سفيد دھاگہ رات كے سياہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تك روزہ پورا كرو البقرۃ (187).

سعدى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" روزے فرض ہونے كے ابتدائى ايام ميں مسلمانوں پر رات سونے كے بعد كھانا پينا اور جماع كرنا حرام تھا، تو بعض لوگوں مشقت پيدا ہوگئى تو اللہ تعالى نے ان سے تخفيف كر دى، اور ان كے ليے سارى رات كھانا پينا اور جماع كرنا مباح كر ديا، چاہے وہ سويا ہو يا نہ سويا ہو، كيونكہ جو كچھ انہيں حكم ديا گيا تھا اس ميں بعض كو چھوڑ كر خيانت كے مرتكب ہوتے تھے.

(فتاب) تو اللہ تعالى نے (عليكم) تمہارى توبہ قبول كى، اور تمہارے ليے معاملہ ميں وسعت پيدا كردى - اور اگر

وسعت پیدا نہ کرتا ـ تو تمہارے لیے گناہ کا موجب بنتی، (و عفا عنکم) اور جو کچھ ہو چکا وہ تم سے معاف کر دیا (فالآن) تو اب اس رخصت اور اللہ تعالی کی طرف سے وسعت کے بعد (باشروھن) ان کو چھو کر اور بوسہ وغیرہ لے کر مباشرت کرو.

(وابتغوا ما کتب اللہ لکم) یعنی اپنی بیویوں سے مباشرت کے وقت اللہ تعالی کے تقرب کی نیت رکھو، اور وطئی اور جماع کا سب سے بڑا اور عظیم مقصد اولاد کا حصول اور اپنی اور بیوی کی عفت کا حصول ہے، اور نکاح کا مقصد یہی ہے. اھـ

دیکھیں: تفسیر السعدی (87).

اور الجصاص رحمہ اللہ نے " احکام القرآن " میں کہا ہے:

لہذا جماع اور کھانا پینا رمضان کی راتوں میں رات شروع ہونے سے لیکر طلوع فجر تك مباح کر دیا" اھـ

دیکھیں: احکام القرآن (1 / 265).

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے براء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہی کہ:

" جب رمضان المبارك کے روزے فرض ہوئے تو لوگ سارا رمضان بیویوں کے قریب نہیں جاتے تھے،اور اور کچھ مرد آپنے ساتھ خیانت کے مرتکب ہوتے، تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرما دی:

اللہ تعالی کو تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا علم ہے، اللہ تعالی نے تمہاری توبہ قبول کر کے تم سے در گزر فرما لیا.

صحیح بخاری حدیث نمبر (4508).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

قولہ: (جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو لوگ بیویوں کے قریب نہیں جاتے تھے).

حدیث کا ظاہری سیاق یہ ہے کہ سارے دن اور رات میں جماع ممنوع تھا لیکن سونے سے قبل کھانے پینے کی اجازت تھی، لیکن اس معنی میں وارد ہونے والی دوسری احادیث اس کے عدم فرق پر دلالت کرتی ہیں، تو ان کا قول: " وہ بیویوں کے قریب نہیں جاتے تھے " کو سب اخبار اور روایات میں جمع کرنے پر محمول کیا جائے گا. اھـ اختصار کے ساتھ.

اور (تختانون انفسکم) کا معنی یہ ہے کہ: تم اس وقت میں بیوی سے جماع کرتے اور کھاتے پیتے ہو جس میں تم پر

حرام کیا گیا ہے، اسے امام طبری رحمہ اللہ نے مجاھد رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہے: (تختانون انفسکم) وہ کہتے ہیں: تم اپنے نفسوں پر ظلم کرتے تھے. اھـ

ماخوذ از: عون المعبود.

اور جس پر روزہ فرض ہے اس کے لیے رمضان میں دن کے وقت جماع کی حرمت پر علماء کرام کا اجماع ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے.

ابن قدامہ " المغنی " میں لکھتے ہیں:

" ہمارے علم کے مطابق تو اہل علم کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جو شخص فرج میں جماع کرے اور اس کا انزال ہو یا نہ ہو یا فرج کے بغیر جماع کرے اور انزال ہو جائے تو اگر اس نے جان بوجھ کر اور عمدا کیا ہو تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس پر صحیح احادیث دلالت کرتی ہیں" اھـ

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی (4 / 372).

بلکہ جماع تو روزہ توڑنے والی اشیاء میں سب سے بڑی ہے اور اس میں کفارہ واجب ہوتا ہے.

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ایك شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ کے پاس آکر کہنے لگا: میں تو ہلاك ہو گیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کس چیز نے تجھے ہلاك کر دیا؟

تو اس نے جواب دیا: میں نے رمضان میں روزے کی حالت میں بیوی سے جماع کر لیا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا اس کے پاس آزاد کرنے کے لیے غلام ہے؟

تو اس نے جواب نفی میں دیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ تو اس نے جواب نفی میں دیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ تو اس نے جواب نفی میں دیا، پھر وہ شخص بیٹھ گیا، کچھ دیر بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایك انصاری شخص کھجوروں کا ٹوکرا لایا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لے جاؤ اور صدقہ کردو، تو وہ شخص کہنے لگا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا اپنے سے بھی زیادہ فقیر شخص پر، اللہ کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے ان دو میدانوں کے درمیان ہمارے گھر والوں سے زیادہ فقیر اور ضرورتمند کوئی نہیں ہے ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے اور فرمایا: جاؤ جا کر اپنے اہل و عیال کو کھلا دو"

صحيح بخارى حديث نمبر (2600) صحيح مسلم حديث نمبر (1111)

اور رمضان المبارك ميں دن كے وقت روزے كى حالت ميں جماع كرنے سے كيا مرتب ہوتا ہے اس كو جاننے كے ليے آپ سوال نمبر (49614) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم .